پاکستان نیوز ہیڈلائنز 7 دسمبر 2018

۔معاشی ترقی وخوشحالی کے لیے ہمیں لازمی آئی ایم ایف کو مسترد کر کے اسلام کو نافذ کرنا ہو گا
-نبوت کے طریقے پر قائم خلافت نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ذہنی دباؤ اور خودکشی سے بچانے کو یقینی بنائے گی
-آئی ایم ایف کی شرائط پر عمل کرنے کی وجہ سے پاکستان معاشی بحران کا شکار ہے

تفصیلات:

معاشی ترقی وخوشحالی کے لیے ہمیں لازمی آئی ایم ایف کو مسترد کر کے اسلام کو نافذ کرنا ہو گا

2 دسمبر 2018 کو ملک کے مالی بحران اور روپے کی گرتی قدر کی وجہ سے صدر پاکستان عارف علوی نے قوم سے درخواست کی کہ وہ مقامی اشیاء خریدیں اور درآمدی اشیاء کے استعمال سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا کہ، "پاکستانی روپے پر موجود دباؤ کے پیش نظر میں پاکستانیوں سے کہتا ہوں کہ پاکستان کی بنی اشیاء خریدیں۔۔۔اس بحرانی کیفیت میں ہمیں لازمی پُر تعیش اور درآمدی اشیاء کی خریداری سے گریز کرنا چاہیے"۔

یہ درخواست اس وقت کی گئی ہے جب پاکستانی روپیہ ڈالر کے مقابلے میں تاریخ کی کم ترین سطح پر گر گیا۔ روپیہ 3.8 فیصد قدر کھو بیٹھا اور 30 نومبر 2018 کو انٹر بینک مارکیٹ میں ڈالر کے مقابلے میں اب تک کی کم ترین سطح 139.05 روپے پر بند ہوا جبکہ 29 نومبر 2018 کو روپیہ ڈالر کے مقابلے میں 133.99 روپے پر بند ہوا تھا۔ 30 نومبر 2018 کو دن کے آغاز پر روپیہ ڈالر کے مقابلے میں ایک دن میں تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے 144 روپے تک گر گیا تھا۔ دسمبر 2017 کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی یہ چھٹی بار بے قدری ہوئی ہے۔ پچھلے گیارہ مہینوں میں روپیہ 31.8 فیصد یعنی 33.55 روپے کی قدر کھو چکا ہے اور اس کے مطابق ہی مہنگائی میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے حال ہی میں پاکستان کو اپنی کرنسی کے قدر ڈالر کے مقابلے میں 145 سے 150 تک گرانے کی تجویز دی تھی جب وہ نئی آنے والے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے ساتھ بات چیت کر رہی تھی جو اس سے 6 سے 12 ارب ڈالر کا بیل آوٹ پروگرام لینا چاہ رہی ہے۔

دوسرے کئی معاملات کی طرح باجوہ-عمران حکومت معیشت کے حوالے سے بھی عوام کو حقیقی حل دینے اور اس پر عمل کرنے کی جگہ انہیں دھوکہ دے رہی ہے۔ ادائیگیوں کے توازن (بیلنس آف پیمنٹ) کے مسئلے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان اس قدر اشیاء نہیں بنا رہا جس کی اس کے معاشرے کو ضرورت ہے۔ اس وقت پاکستان کی درآمدات 55 ارب امریکی ڈالر سے زائد ہیں۔ ان درآمدات کا بڑا حصہ ان اشیاء پر مشتمل ہے: میزل پروڈکٹس (معدنی تیل اور اس کی مصنوعات) 14.617 ارب ڈالر، مشینری اور اس سے منسلک اشیاء 8.335 ارب ڈالر، کیمیکلز 6.040 ارب ڈالر، لوہا اور اسٹیل 4.787 ارب ڈالر، ٹیکسٹائل اور میں استعمال ہونے والی اشیاء 4.097 ارب ڈالر، گاڑیاں/ہوائی جہاز/مواصلات سے منسلک اشیاء 3.257 ارب ڈالر، پلاسٹک 2.864 ارب ڈالر، سبزیوں سے تیار اشیاء 2.852 ارب ڈالر، جانور/سبزیوں سے حاصل چکنائی/موم 2.150 ارب ڈالر اور خصوصی اشیاء 1.681 ارب ڈالر۔ اس طرح یہ بات واضح ہے کہ 55 ارب ڈالر کی درآمدات میں سے 51 ارب ڈالر تو صرف دس اشیاء کی درآمد پر خرچ ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی چیز پُر تعیش اشیاء کے ضمن میں نہیں آتیں۔ ڈیزائنر کپڑے، ڈیزائنر چشمے، گھڑیاں، زیورات اور آرٹ کی اشیاء کو پُر تعیش اشیاء میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ اگر پُر تعیش اشیاء کی اس تعریف کو سامنے رکھا جائے تو پچھلے سال ان اشیاء کی درآمد پر 521 ملین ڈالر خرچ ہوئے۔ اگر ہم اس فہرست میں موبائل فونز کو بھی شامل کر لیں جن کی درآمد پر 847 ملین ڈالر خرچ کیے گئے تو پُر تعیش اشیاء کی درآمد پر 1.368 ارب ڈالر خرچ ہوئے۔ اگر ہم اسے 1.5 ارب ڈالر بھی کر لیں تو ان تمام اشیاء کی درآمد کو بند کر دینے سے بھی صرف اسی قدر بچت ممکن ہے جس سے ہمارے درآمدی بل پر کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ ادائیگیوں کے توازن کا خسارہ 12 ارب ڈالر سے زیادہ ہے اور اس طرح مسئلہ اپنی جگہ پر پھر بھی موجود رہے گا۔

1950 کی دہائی سے اب تک پاکستان آئی ایم ایف کے شرائط کے ساتھ منسلک 12 پروگرام لے چکا ہے جس میں ہمیشہ ایک جیسی ہی شرائط ہوتی تھیں: ریاستی اداروں کی نجکاری، تجارت کو آزاد کرنا، بلواسطہ ٹیکس، زرتلافی (سب سڈی) میں کمی اور بجٹ خسارے میں کمی کرنا۔ آج اگر ہماری معیشت ہماری ضروریات کے مطابق اشیاء کو بنانے سے قاصر ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہلاکت خیز شرائط ہی ہیں۔ اور آج جب "تبدیلی" کی حکومت یعنی پی ٹی آئی کی حکومت آئی ایم ایف سے بیل آوٹ پیکج لینے کی کوشش کر رہی ہے تو یہ شرائط بھی ان کے ساتھ ہی ویسے ہی آئیں گی جیسے کہ اس سے پہلے آتی رہی ہیں۔ یہ شرائط کاروباری لاگت کو بہت زیادہ بڑھا دیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے پاکستان سے اپنے کاروبار کو دوسرے ممالک میں منتقل کر دیا ہے یا یہ کہ اپنی صنعتوں کو بند کر کے درآمدی اشیاء کی تجارت شروع کر دی ہے۔

حقیقی حل اسلام کے معاشی نظام کا مکمل نفاذ ہے جو ریاست پر یہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ وہ ایسے مواقع اور ماحول پیدا کرے جو کہ صنعتی و زرعی پیداوار اور کاروبار کے لیے انتہائی ساز گار ہو۔ اسلام تیل، گیس اور بجلی کو عوامی ملکیت قرار دیتا ہے تا کہ لوگوں کو یہ سہولیات انتہائی مناسب قیمت پر ملیں۔ اسلام ظالمانہ ٹیکس، جیسا کہ جنرل سیلز ٹیکس اور ودہولڈنگ ٹیکس، نافذ نہیں کرتا اور اس طرح اشیاء کی قیمت کم اور وہ دوسرے ممالک کی اشیاء کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔ اسلام سونے اور چاندی کو کرنسی قرار دیتا ہے لہٰذا نبوت کے طریقے پر قائم خلافت میں کرنسی میں استحکام ہو گا اور کاروباری حضرات اس وجہ سے پریشان نہیں ہوں گے کہ ان کی کرنسی کی حقیقی قیمت کیا ہے جس کی وجہ سے کاروبار اور تجارت میں آسانی پیدا ہو گی۔ اسلام سودی قرضوں کو حرام قرار دیتا ہے اور اس طرح کاروباری حضرات کو بلا سود قرضے ملیں گے۔ یہ تمام پالیسی اقدامات اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات ہیں جو مقامی پیداوار کو بڑھائیں گے اور ہمارے لیے آئی ایم ایف کے چنگل سے نکلنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

نبوت کے طریقے پر قائم خلافت نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ذہنی دباؤ اور خودکشی سے بچانے کو یقینی بنائے گی

4 دسمبر 2018 کو پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (پیمز) کے شعبہ نفسیات کے سربراہ پروفیسر رضوان تاج نے کہا کہ "دنیا بھر میں 10 سے 20 فیصد نوجوان لوگوں کو ذہنی و جذباتی مسائل کا سامنا ہوتا ہے جنہیں علاج کی ضرورت ہوتی ہے اور پاکستان میں 14 سال سے کم عمر لوگوں کی تعداد 32 فیصد ہے اور بچپن اور نوجوانی کی عمر میں کئی جذباتی مسائل کا سامنا ہوتا ہے، اور تعلیمی و پیشہ وارانہ مسائل بھی ہوتے ہیں، اور پاکستان میں بھی جذباتی اور رویوں کے مسائل سامنے آئیں ہیں"۔

پاکستان میں والدین اپنے بچوں کی خوشیوں کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور ان پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں لیکن بڑھتے ہوئے معاشرتی مسائل کے سامنے وہ بھی بے بس ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کے ڈاکٹرز کچھ عرصے سے نوجوانوں میں ذہنی مسائل کے حوالے سے خبردار کر رہے ہیں اور نوجوانوں کو ان مسائل سے بچانے کے لیے اقدامات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر 1960 سے 1980 کے عرصے کے دوران خودکشی کے اعدادوشمار میں تین گنا اضافہ ہو گیا تھا اور اب دنیا میں 15 سے 24 سال کے درمیان کی عمر والوں میں یہ موت کی دوسری بڑی وجہ بن چکی ہے۔ موجودہ انسانوں کا بنایا ہوا نظام اور نظریہ حیات ہر جگہ نوجوانوں کو تعلیمی دباؤ، بے روزگاری، معاشرتی تنہائی، منشیات اور شراب کے استعمال، ذہنی دباؤ، خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش اور خودکشیوں سے بچانے میں ناکام ہو رہا ہے۔

ہمارا خوبصورت دین منفرد طریقے سے ان بڑھتے مسائل کو حل کرتا ہے جن کا سامنا ہمارے نوجوان اس انسانوں کے بنائے نظام میں کرتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمی پالیسی نوجوانوں کو رزق اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر توکل کے افکار سے مزین کرتی ہے تا کہ وہ دنیاوی دباؤ کو واضح طور پر سمجھ سکیں۔ یہ تعلیمی پالیسی نوجوانوں کو زندگی کا مقصد بتاتی ہے جو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہے تا کہ وہ بہتر طریقے سے بری باتوں کا سامنا کر سکیں جیسا کہ منشیات اور شراب نوشی وغیرہ۔ اسلام کا معاشرتی نظام مرد و عورت کے درمیان شرم و حیا اور پاکدامنی کو یقینی بناتا ہے تا کہ وہ جنس مخالف سے بلا روک ٹوک تقاعت کی وجہ سے پیدا ہونے والے دباؤ کا سامنا کر سکین جس کا سامنا مغربی دنیا کر رہی ہے۔ اسلام میں صحت کا شعبہ اسلامی خلافت کی ذمہ داری ہے اور وہ اس قدر وسائل فراہم کرتی ہے کہ اس کے تمام شہریوں کی ذہنی و جسمانی صحت کو یقینی بنایا جا سکے۔ اسلام کا معاشی نظام مضبوط صنعتی و زرعی شعبے کے قیام کو یقینی بناتا ہے تا کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد نوجوان مرد و خواتین کو مناسب روزگار کے مواقع میسر ہوں۔ یقیناً ہمارے نوجوانوں کا خودکشی کے ذریعے موت کا شکار ہونا اس بات کی تکلیف دہ یاد دہانی ہے کہ ہمیں جلد از جلد نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ** " مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں" (التحریم:6)

آئی ایم ایف کی شرائط پر عمل کرنے کی وجہ سے پاکستان معاشی بحران کا شکار ہے

4 دسمبر 2018 کو پاکستان کے وزیر خزانہ اسد عمر نے اس بات کو مسترد کر دیا کہ ملک کو معاشی بحران کا سامنا ہے اور کہا کہ "جو معیشت کے حوالے سے افواہیں پھیلا رہے ہیں وہ ملک کی کوئی خدمت نہیں کر رہے"۔ وزیر موصوف کا یہ تبصرہ اس وقت سامنے آیا جب ایک دن قبل ہی کراچی اسٹاک ایکسچینج کا انڈیکس 1335 پوائنٹس گر کر 39160 پوائنٹس پر بند ہوا، اور اس طرح پچھلے 16 ماہ کے دوران ایک دن میں سب سے زیادہ پوائنٹس گرنے کا ریکارڈ قائم ہو گیا۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 30 نومبر 2018 کو شرح سود میں 150 بیس پوائنٹس اضافہ کر کے اسے 10 فیصد پر پہنچا دیا جس پر عمل درآمد 3 دسمبر سے ہو گا۔ 30 نومبر کو شرح سود میں ہونے والے اضافے کے ساتھ ہی روپیہ مزید گر کر ڈالر کے مقابلے میں 139 روپے کا ہو گیا۔ اِن تمام باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نے آئی ایم ایف کا بیل

آوٹ پروگرام لینے کے لیے اس کی شرائط تسلیم کرلی ہیں۔ اس سے پہلے آئی ایم ایف کے مشن نے پاکستانی حکام کو بتایا تھا کہ آئی ایم ایف کے نقطہ نظر سے روپیہ اب بھی اپنی اصل قدر سے زیادہ ہے اور 30 نومبر سے قبل کی جانی والی مالیاتی سختی کرنسی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ناکافی ہے۔ ان تمام باتوں نے پاکستان کی تجارتی مارکیٹوں میں افراتفری کی صورتحال پیدا کردی تھی۔

حکومت کا آئی ایم ایف کی شرائط کے سامنے ٹھیر ہو جانے سے پاکستان کی گرتی معیشت، خصوصاً صنعتی شعبے، کو مزید نقصان پہنچے گا۔ اس مالیاتی سال کے پہلے تین مہینوں میں بڑی صنعتی پیداوار (لارج اسکیل مینوفیکچرنگ یعنی ایل ایس ایم) کے شعبے کی پیداوار میں 1.71 فیصد کمی آئی ہے کیونکہ اس شعبے سے منسلک 15 صنعتوں، جن میں ٹیکسٹائل، خوراک، کیمیائی کھاد، آٹوموبائلز اور اسٹیل شامل ہیں، کی پیداوار میں کمی آئی ہے۔ بجائے یہ کہ بلاسود قرضے فراہم کیے جائیں یا ان شعبوں میں ریاست نجی شعبے کے ساتھ شراکت داری کرے تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو، حکومت نے مزید سخت مالیاتی پالیسی اپنانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ بینکوں کی جانب سے فراہم کیے جانے والے قرضوں پر شرح سود میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ صنعتی شعبے کو مزید مہنگے قرضے فراہم کیے جائیں گے۔ اس وجہ سے ایل ایس ایم سے وابستہ ان شعبوں کو بھی نقصان پہنچے گا جن کی پیداوار میں اب تک اضافہ دیکھا جارہا ہے جن میں الیکٹرونکس، چمڑے سے تیار ہونے والی اشیاء، کاغذ، انجینئرنگ مصنوعات اور ربر کی مصنوعات کا شعبہ شامل ہے۔ ایل ایس ایم کے ذیلی شعبے روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے پہلے ہی پیداواری عمل میں استعمال ہونے والی درآمدی اشیاء کے مہنگے ہونے کی وجہ سے مشکل میں تھے۔ ان کی مشکلات میں مزید اضافہ شرح سود میں اضافہ کرکے کیا گیا ہے جس کے بعد سرمایہ کار صنعتی شعبے سے نکل کر مالیاتی مارکیٹوں کا رخ کرلے گا۔ اس طرح صنعتی شعبے کے پیداوار میں مزید کمی آئے گی جس کے بعد پاکستان کی برآمدات بھی مزید کم ہوں گی اور پاکستان کی معاشرتی و معاشی صورتحال میں مزید تنزلی واقع ہوگی۔

شرح سود میں اضافے، کرنسی کی قدر میں کمی، بجلی و گیس کی قیمت اور ٹیکس کے بوجھ میں اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت کے پاس ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے جس سے ملک کی معیشت کو بہتر بنایا جاسکے۔ درحقیقت جمہوریت میں کوئی بھی حکومت اس بات کی کوشش ہی نہیں کرتی کہ پاکستان اپنی زبردست صلاحیت کے مطابق ترقی کرسکے کیونکہ وہ مغربی استعماری طاقتوں کی پالیسیوں کو نافذ کرتی ہیں چاہے وہ آئی ایم ایف، عالمی بینک یا کسی بھی دوسرے بین الاقوامی تنظیم کی صورت میں ہو۔ دنیا کے وسائل کو لوٹنے پر لگی یہ مغربی طاقتیں پاکستان کی ریاست کو صنعتی طور پر کمزور رکھنا چاہتی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ پاکستان اپنے وسائل کو اپنے بل بوتے پر اپنی ہی زمین سے نکالنے کے کبھی قابل نہ ہو، اس کے پاس بھاری صنعتیں نہ ہوں، وہ انجن سازی اور مشین سازی کی صلاحیت سے محروم ہو۔ وہ چاہتی ہیں کہ پاکستان درآمدی اشیاء پر انحصار کرتا رہے اور زرعی شعبے میں استعمال ہونے والی سادہ سی مشینری بھی درآمد ہی کرتا رہے اور مغربی مارکیٹوں کے لیے سستے بجلی کے پنکھے، آلات جراحی، دستکاری اور کھیلوں کا سامان بناتا رہے۔ وسیع بے روزگاری، مہنگی اشیاء، مغربی ٹیکنالوجی پر انحصار، قوم کے بہترین دماغوں کا مغرب چلے جانا، مغرب کی استعماری پالیسی کی چند علامات ہیں۔ یہ استعماری پالیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کے وقت سے نافذ ہے اور آج جمہوریت کے ذریعے اسے نافذ کیا جارہا ہے جو کہ استعماری پالیسیوں کے لیے ایک ربر اسٹیمپ کا کام کرتی ہے۔ حکومت غیر ملکی احکامات کو تسلیم کررہی ہے جبکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

"اور اللہ کافروں کو ایمان والوں پر کوئی اختیار نہیں دیتا" (النساء: 141)۔

صرف نبوت کے طریقے پر قائم خلافت ہی پاکستان کو صنعتی شعبے کا بادشاہ بنا سکتی ہے۔ خلافت ایک طاقتور اور متنوع صنعتی شعبہ قائم کرے گی جس کا مقاصد دنیا کی صف اول کی ریاست بننا ہوگا اور جس کی دفاعی صنعت میں ہونے والی تحقیق صنعتی شعبے کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ عوامی اثاثوں سے منسلک کارخانے اور بھاری صنعتوں سے وابستہ سرکاری کارخانے ریاست کے لیے وسیع محاصل جمع کرنے کا باعث بنیں گے جس سے معیشت میں جان پڑ جائے گی۔ خلافت صنعتی شعبے کے لیے تحقیق و ترقی کو خصوصی اہمیت دے گی اور ریاست خود اور نجی شعبہ بھی اس میں اپنا اپنا کردار ادا کریں گے۔ خلافت استعماری قرضے جن کے ساتھ تباہ کن شرائط بھی منسلک ہوتی ہیں کو لینا بند کردے گی اور اس کی جگہ شرع کے بتائے محاصل جمع کرے گی جو اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بہت زیادہ ہوں گے۔